آئندہ شماروں کے موضوعات

☆ اسلامی بینک کاری کے موضوع پر جسٹس تقی عثمانی صاحب کی خدمت میں ساحل کے چھ سو استفسارات بہ سلسلہ قرآن وسنت حدیث مغربی معیشت، سوشل سائنس وسائنس وٹیکنالوجی آئندہ شمارے سے قسط وار ملاحظہ کیجیے۔

☆ اس وقت پاکستان میں نجی شعبے میں ستر ٹی وی چینل مصروف عمل ہیں۔ ان چینلوں پر ۲۴ گھنٹے نشریات جاری رہتی ہیں۔ چینلوں کے پروگرام کے لیے علماء، محققین اور کارآمد لوگوں کا قحط پڑ گیا ہے۔ ایک ایسے ملک میں جس کی برآمدات برائے نام اور صرف تیل کی درآمدات [Import] اس کی برآمدات [Export] سے بھی زیادہ ہیں اس ملک میں ان چینلوں کے اخراجات کون برداشت کر رہا ہے؟ اس کے لیے سرمایہ کاری کہاں سے ہو رہی ہے؟ حال ہی میں جیو نے سرکاری شیخ الاسلام جاوید غامدی کو مذہبی نشریات کے لیے دس لاکھ روپے ماہانہ کی پیش کش کی قبل ازیں ARY کے ایک مبصر کو آٹھ لاکھ کے مشاہرے پر بھرتی کیا گیا۔ کارپوریٹ اداروں میں کام کرنے والے ماہرین کو نجی نشریاتی چینلوں کی جانب سے دی جانے والی حیران کن تنخواہوں پر شدید حیرت ہے۔ دنیا کے کسی ملٹی نیشنل ادارے میں اتنے بھاری مشاہرے شاذونادر ہی کسی کو دیئے جاتے ہیں کیا بھاری تنخواہوں کی یہ ادائیگی محض اشتہارات سے ہونے والی آمدنی سے کی جاسکتی ہے؟ یا یہ تنخواہیں خفیہ ہاتھ ادا کر رہا ہے یہ اہم ترین سوال ہے۔ تھائی لینڈ جیسے ملک میں صرف ایک نجی چینل ہے جسے تھائی لینڈ کی حکومت نے ۸ء۲ بلین ڈالر واجبات اور جرمانوں کی عدم ادائیگی پر مارچ ۲۰۰۷ء سے بند کر دیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ پاکستان میں اتنے نجی چینل کیوں ہیں اور تھائی لینڈ میں صرف ایک کیوں؟ اس سوال کے جواب پر غور کرنے سے اصل صورت حال، پس پردہ محرکات عوامل اور اصل طاقت، اعداد وشمار، مقاصد، اہداف منازل کا تعین خود بخود ہو جائے گا۔ نجی چینلوں کے مشاہروں کا تقابلی جائزہ:

☆ تازہ ترین سروے کے مطابق بھارت، چین اور روس میں انٹرنیٹ استعمال کرنے والوں کی شرح میں دس فیصد سالانہ کی شرح سے اضافہ ہو رہا ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ شرح ہے۔ اس وقت ۷۴ ملین لوگ جن کی عمر پندرہ تا پچھتر سال ہے انٹرنیٹ استعمال کر رہے ہیں، نوجوانوں میں انٹرنیٹ کے استعمال کی شرح سب سے زیادہ ہے۔ امریکہ میں ۱۵۳ ملین لوگ انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں، لیکن استعمال میں سالانہ اضافہ کی شرح صرف ۲ فیصد ہے۔ چین میں ۷ء۸۶ فیصد لوگ ذاتی انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں لیکن اس شرح میں سالانہ اضافہ کی رفتار بیس فی صد ہے۔ چین کے سرکاری ذرائع کے مطابق چین میں اصلاً ۱۳۷ ملین لوگ انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں۔ نصف تعداد یہ سہولت سائبر کیفے اور دیگر عوامی مقامات کے ذریعے حاصل کرتی ہے۔ یہ اعداد وشمار ہمیں کیا بتا رہے ہیں؟ کیا انٹرنیٹ علم، تحقیق، تدریس، تعلیم کے لیے استعمال ہو رہا ہے یا شیطان کی پرستش وعبادت کے لیے۔ انٹرنیٹ استعمال کرنے والے ۹۹ فیصد لوگ صرف پورنوگرافی سے دلچسپی کیوں رکھتے ہیں۔ اے اور او لیول کے بچے تعلیم کے لیے صرف ایک فی صد نیٹ کا استعمال کیوں کرتے ہیں؟ چیٹنگ کے ذریعے معاشرت، تہذیب اقدار کس طرح تہس نہس ہو رہی ہے کس قسم کی زبان کس قسم کے محاورے، کیسی ثقافت، لغت، تہذیب، اخلاقیات، معاملات، معمولات وجود میں آ رہے ہیں۔ کمپیوٹر کے ذریعے سالانہ کتنے کھرب کی بجلی استعمال ہو رہی ہے اس کا بالواسطہ فائدہ کسے پہنچ رہا ہے؟ نئی نسل کو نیٹ سے کیا فائدہ ہوا ہے؟ ایک اہم جائزہ۔

☆ INSI انٹرنیشنل نیوز سیفٹی انسٹی ٹیوٹ کے مطابق گزشتہ ایک عشرے میں گیارہ سو صحافی اور صحافیوں کو مدد دینے والے غیر ادارتی عملے کے لوگ دہشت گردوں کے ہاتھوں ہلاک ہوئے ہیں۔ ۲۰۰۶ء میں مارے جانے والے صحافیوں کی تعداد ۱۶۷ جب کہ ۲۰۰۵ء میں ۱۴۹، ۲۰۰۴ء میں ۱۳۱، ۲۰۰۳ء میں ۹۴، ۲۰۰۲ء میں ۷۰ اور ۲۰۰۱ء میں ۱۰۳ تھی۔ رپورٹ کے مطابق ہلاک ہونے والے صحافیوں کی بڑی تعداد [۶۵۷] کو میدان جنگ میں قتل نہیں کیا گیا بلکہ امن کے دوران ان کے اپنے ملکوں میں زمانہ امن میں قتل کیا گیا۔ دو تہائی قاتلوں کا سراغ نہ مل سکا۔ جب کہ صرف ۲۷ قاتلوں کو سزا سنائی جاسکی۔ ایک چوتھائی صحافیوں کا قتل باقاعدہ یا بے قاعدہ فوج، پولیس اور سرکاری اہل کاروں کے ہاتھوں انجام پایا۔ مرنے والے بیشتر صحافی مقامی صحافی تھے، جنھیں میڈیا کے ناظرین وسامعین نہیں جانتے لیکن ان کے پسندیدہ میڈیا کو خبریں یہ مقامی صحافی فراہم کرتے تھے۔ [یہ گمنام بے نام ونشان صحافی بھاری مشاہرے پر اصلاً کس کی خدمات انجام دیتے ہیں ان خدمات میں سے نمایاں خدمت خبروں کی فراہمی ہے، خبروں سے کیا مراد ہے یہ الگ موضوع ہے، ساحل] ہلاک شدہ صحافیوں کی اکثریت کو باقاعدہ منظم طریقے سے قتل کیا گیا ہے۔ یہ قتل ناگہانی قتل نہیں کہے جاسکتے۔ ۲۰۰۶ء میں مارے گئے، ۱۶۷ صحافیوں میں سے

۱۳۸ کا قتل سرزمین عراق پر ہوا ہے اور ان مرنے والوں میں ستر فیصد صحافی مقامی عراقی صحافی تھے۔ صحافیوں سے قتل کا ایک ہمدردانہ پہلو اپنی جگہ لیکن دوسری جانب یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بیشتر مقامی صحافی بھاری معاوضوں کے لیے مقامی لوگوں، تنظیموں اور اداروں کی جاسوسی کے لیے پرخلوص خدمات انجام دے رہے تھے۔ امریکی سی آئی اے اس جاسوسی کے عوض اربوں روپے خرچ کر رہی ہے۔ کیا صحافی غیر جانبدار ہیں یا وہ جانبدار ہو گئے ہیں وہ بھاری معاوضوں کے ہاتھوں چینلوں پر فروخت ہو رہے ہیں۔ اپنی قیمتیں لگا رہے ہیں اس کا کیا اخلاقی جواز ہے؟ جب اخلاقی جواز باقی نہیں رہا ہے تو کیا بھاری تنخواہیں دینے والے ان صحافیوں کی زندگی کی ضمانت بھی دے سکتے ہیں۔ ایک اہم تجزیہ

☆ بھارت نے Sony Picture Entertainment کے ٹی وی چینل ANX پر ۷ ار جنوری سے دو ماہ کے لیے عائد کردہ پابندی، یکم مارچ سے اٹھالی ہے۔ مذکورہ چینل نے World's Sexiest Advertisment کے نام سے ایک اشتہار پیش کیا جسے بھارتی ذرائع نشریات کے لیے منظور شدہ ضابطہ اخلاق کے منافی قرار دے کر نشریات کو بند کر دیا گیا تھا۔ سونی کارپوریشن کا یہ چینل امریکی ڈرامے Alias، Lasveas, Nip/Tuck [پلاسٹک سرجری کا سوپ اوپرا] پیش کرنے کی شہرت رکھتا ہے۔ بھارتی حکومت فیشن ٹی وی [ETV] کے خلاف بھی فحاشی و عریانی پھیلانے کے الزامات کی تحقیقات کر رہی ہے۔ بھارت جیسے سیکولر ملک میں جہاں عریانی و فحاشی کی سرکاری سرپرستی کی جاتی ہے اور مندروں میں آلہ تناسل کی پوجا کی جاتی ہے، اس ملک کی بھی کچھ اخلاقیات ہیں، جہاں ہر چیز نہیں دکھائی جا سکتی، اسی کے عشرے میں سنگاپور ڈش انٹینا برآمد کرنے والا سب سے بڑا ملک تھا، لیکن خود سنگاپور میں ڈش انٹینا کے استعمال پر پابندی تھی۔ آزاد خیال ملک بھی اپنے لیے آزاد خیالی کی کچھ حدود متعین کرنے کا پابند ہے لیکن پاکستان کا ''آگ'' کون سی آگ لگا رہا ہے اس آگ میں کون کون جلے گا۔ بڑھتی ہوئی آگ کیا بھارت کی آگ کے برابر آجائے گی؟

☆ میزان بینک کا دعویٰ ہے کہ وہ پہلا اسلامی بنک ہے The Premier Islamic Bank کی عبارت میزان بنک کے تمام اہل کار فخریہ اپنے شناختی رقعے Visiting Card پر تحریر کرتے ہیں۔ دوسری جانب دبئی بنک کا دعوی ہے کہ وہ پہلا اسلامی بینکاری کا بینک ہے۔ تیسری جانب بینک الاسلامی کا دعوی ہے کہ وہ سب سے زیادہ اسلامی بینک ہے کیونکہ اس نے بینک کی لوح کے لیے خانہ کعبہ کے کاتب کی خدمات حاصل کیں۔ اور صرف وہ واحد بینک ہے جہاں ہمہ وقت شرعی مشیر تجارتی امور کا تجزیہ کرتے رہتے ہیں [دوسرے لفظوں میں میزان بینک اور دیگر اسلامی بینکوں میں بھی شرعی مشیر ہمہ وقت موجود نہیں رہتے اور نہ ہی دوسرے اسلامی بینکوں کے مشیر کاروبار کا ہمہ وقت جائزہ لیتے ہیں بلکہ صرف تنخواہ وصول کر کے بینکوں کو فتوے دے دیتے ہیں جن کی بنیاد پر بینک اپنے گاہکوں کو یہ فتوے دکھا کر کاروبار چمکاتے رہتے ہیں]، اسلامی بینکوں کے جھوٹے دعوؤں کا جائزہ اور جھوٹ در جھوٹ پر شرعی کاروبار چمکانے کی حقیقت کا جائزہ۔ اس بات کا جائزہ کہ دنیا کا پہلا اسلامی بینک نہ میزان ہے نہ بینک دبئی تو پھر کون ہے؟

☆ پاکستانی عدلیہ کا تازہ ترین بحران...... اس بحران کی تاریخ، بحران کے ذمہ داران کون کون؟ کیا اس معاملے کے فریقین اس بحران کے مساوی ذمہ داری ہیں یا ذمہ داری صرف فرد واحد پر عائد کی جا سکتی ہے؟ جسٹس سجاد علی شاہ کی ۱۹۹۵ء میں خلاف ضابطہ تقرری پر عدالت عظمیٰ کے تمام جج کیوں چپ رہے؟ ساحل نے مطالبہ کیا تھا کہ وہ اپنے عہدے سے مستعفی ہو جائیں۔ نواز شریف کی ہدایت ملتے ہی جسٹس ناصر اسلم زاہد اور جسٹس سعید الزماں اچانک کیسے حرکت میں آگئے؟ عدالت عظمیٰ نے جہاں کئی کئی ماہ درخواستوں کے فیصلے میں لگتے ہیں ایک غیر معروف شہری کی درخواست پر چیف جسٹس کو کام کرنے سے کیسے روک دیا؟ آئین و قانون کے تحت تقرر کرنے والی مقتدرہ ہی کسی ملازم کو معطل یا برطرف کر سکتی ہے، ماتحت افسر کو دنیا کی تاریخ میں کبھی یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ وہ اپنے سربراہ کو معطل اور برطرف کر دے۔ عدلیہ نے عدلیہ کے خلاف جس آئینی جرم کا ارتکاب کیا اس پر قوم سیاستداں کیوں چپ رہے؟ سرحد حکومت کے حسبہ ایکٹ کے خلاف صدارتی ریفرنس ایک دن اور دو دن میں کیسے نمٹائے گئے؟ اتنی برق رفتار سماعت دوسرے کیسوں میں کیوں نہیں ہوتی؟ چیف جسٹس نے چائے پینے کے لیے صدر کی دعوت کیوں قبول کی؟ وہ ایوان صدر اور ایوان وزیر اعظم کیوں جاتے رہتے تھے؟ کیا چیف جسٹس کا یہ منصب ہے کہ وہ صدر سے ملاقات کرے۔ امریکی عدالت عظمیٰ کے ججوں نے صدر کی جانب سے چائے کی دعوت مسترد کر دی تھی۔ کیا اعلیٰ عدالتوں نے آج تک کسی اعلیٰ سرکاری افسر کو توہین عدالت کے جرم میں کبھی کوئی سخت ترین سزا دی ہے؟ حالیہ بحران دراصل اخلاقی بحران ہے جس کی ذمہ داری تمام فریقوں بشمول حزب اختلاف و سرکاری حزب اختلاف پر یکساں عائد ہوتی ہے کسی کی لاش پر سیاست کی دکان چمکانے کی پاکستانی سیاست کسی اصول پر یقین نہیں رکھتی اس کا اصول صرف اقتدار کا حصول ہے۔ ردعمل کے تحت کسی کو ہیرو بنا دینا ہمارا قومی رویہ کیوں ہے؟ دو ظالم یا دو جعلی ہیرو کا تقابلی مطالعہ۔